THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the June 25, 2024
(339th Session)
Volume V, No. 10
(Nos. 01-10)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume V	SP.V (10)/2024
No.10	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Laying of State-Owned Enterprises (Governance and Operations) (Amendment) Ordinance, 2024 (Ordinance No. VII of 2024) 2
3. Leave of Absence 2
4. Point of Personal explanation by Senator Khalida Ateeb 3
5. Point of order raised by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition regarding the House proceedings and transaction of Business in the Senate 4
   - Senator Sherry Rehman 8
   - Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition 18
   - Senator Saifullah Abro 19
   - Senator Azam Nazeer Tarar 25
   - Senator Pervaiz Rashid 26
6. Point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding demands of the Higher Education Commission and lecturers and professors of different public sector universities 27

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the June 25, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at five minutes past three in the evening with Mr. Chairman (Syed Yousaf Raza Gilani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ
لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ
اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿٥٨﴾

ترجمہ:۔ اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں اسی طرح ہم مردوں کو زمین سے زندہ کرکے باہر نکالیں گے۔ یہ (آیات اس لیے بیان کی جاتی ہیں) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (جو) زمین پاکیزہ ہے اس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے (نفیس ہی) نکلتا ہے اور جو خراب زمین ہوتی ہے اس میں سے جو کچھ نکلتا ہے ناقص ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم آیتوں کو شکر گزار لوگوں کے لئے پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف: آیات ۵۷تا۵۸)

Mr. Chairman: Order No.03. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, may move Order No.03.

Laying of State-Owned Enterprises (Governance and Operations) (Amendment) Ordinance, 2024 (Ordinance No. VII of 2024)

Mr. Ali Pervaiz Malik: On behalf of the Finance Minister, I wish to lay before the Senate the State-Owned Enterprises (Governance and Operations) (Amendment) Ordinance, 2024 (Ordinance No. VII of 2024), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. It is laid first in the Senate, therefore, in terms of Paragraph (b) of Clause-3 of the Article-89 of the Constitution, it will be treated as Bill introduced in the Senate and the Bill stand referred to the Standing Committee concerned.

Order No.2. OK. There is a leave of absence, and they are giving it to me now.

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Dost Muhammad Khan has requested for the grant of leave for 14th, 20th and 21st June 2024 during the current session due to personal engagement. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Haji Hidayatullah Khan has requested for the grant of leave for 21st June 2024 during the current session due to personal engagement. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mohsin Aziz has requested for the grant of leave for 24th June 2024 during current session due to personal engagement. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Kamran Murtaza has requested for the grant of leave for 7th, 10th, 11th, 13th, 24th and 25th June 2024 during the current session due to personal engagements. Is leave granted?

(The leave was granted)

Mr. Chairman: There is a Calling Attention Notice. I want to make a request, Leader of the opposition, The minister has requested that it should be deferred,

وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جب میں ہوں تو پھر یہ لے لیں۔

Thank you. Stands deferred. Request for deferment of House Business listed in Orders of the Day of 25th June 2024 is accepted and these stand deferred.

<u>Point of Personal explanation by Senator Khalida Ateeb</u>

سینیٹر خالدہ اطیب: کل میں نے بجٹ کے حوالے سے اور کچھ current affairs کے حوالے سے جو پاکستان میں معاملات چل رہے ہیں، اس حوالے سے گفتگو کی تھی اور اس کے جواب میں میرے دوست، میرے colleague سینیٹر ایمل ولی خان صاحب نے یہ کہا کہ میری بہن جن کا تعلق مہاجر قومی موومنٹ سے ہے اور جو قوم پرستی کی باتیں کرتے ہیں۔ تو میں تصحیح کرنا چاہتی ہوں کہ نہ تو میرا تعلق مہاجر قومی موومنٹ سے ہے اور نہ ہم قوم پرستی کی بات کرتے ہیں۔

میرا تعلق متحدہ قومی موومنٹ سے ہے اور ہم تمام قومیتوں کے ساتھ ہیں، تمام قومیتوں کو لے کر چلنے والے ہیں۔ اقبال محسود بھائی، جو ایک پختون بھائی ہیں، وہ ہماری پارٹی سے MNA elect ہوئے ہیں۔ اگر اس طرح کی کوئی بات کی ہوتی تو متحدہ قومی موومنٹ اپنے platform سے کسی پختون کو ٹکٹ نہ دیتی اور اسے کامیاب نہ کراتی۔ اس لیے میں اس بات کی تصحیح کرتی ہوں کہ میرا تعلق مہاجر قومی موومنٹ سے نہیں ہے، متحدہ قومی موومنٹ سے ہے اور اس پورے پارلیمان میں مہاجر قومی موومنٹ کی کوئی نمائندگی بھی نہیں ہے۔ ان تمام چیزوں سے ہٹ کر ہم تمام قومیتوں

کی بات کرتے ہیں، پاکستان کے ہر مظلوم کی بات کرتے ہیں۔ اگر کسی سطح پر بھی اور کسی قوم کے ساتھ بھی ظلم ہو رہا ہو گا تو متحدہ قومی موومنٹ اس کے لیے آواز اٹھائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شیری رحمان صاحبہ۔ جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

Point of order raised by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition regarding the House proceedings and transaction of Business in the Senate

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): شکریہ جی۔ چیئرمین صاحب، ایک دو باتیں میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں جو کہ بہت ضروری ہیں کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ پچھلے کئی ہفتوں سے جب سے سینیٹ کے نئے ممبران تشریف لائے ہیں اور ایک نیا پارلیمانی سال شروع ہوا ہے۔ اس میں ہم نے مختلف قسم کی چیزیں دیکھیں جیسے کہ پریذائیڈنگ آفیسرز کا جو رویہ رہا وہ میرے خیال میں اس House کی spirit کے سخت خلاف ہے اور میرے خیال میں جن کو آپ نے بنایا تھا، آپ ان کو آئندہ کم از کم نہ بنائیں کیونکہ ان کو جو پانچ منٹ کی ایک responsibility ملی تھی انہوں نے اس کو بہت بری طرح سے پامال کیا۔ یہ نمبر ایک تھا۔

نمبر دو میرے خیال میں اس سے بھی زیادہ اہم نقطہ ہے۔ جناب، وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے سینیٹر صاحبان کے سوالات، جیسا کہ Calling Attention Notices ہو گئے، وہ ہم داخل کرتے ہیں تو ان کو inadmissible کرکے نہیں لگایا جاتا۔ جناب، دیکھیں کہ اگر آپ opposition کو دیوار سے لگانا چاہتے ہیں اور آپ ساتھ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کا تعلق ایک جمہوری پارٹی سے ہے، ایک سیاسی پارٹی سے ہے تو جناب، ایسے نہیں چلے گا۔ ہم اس House کے ممبر ہیں، ہم ایک سب سے بڑی پارٹی کے نمائندے ہیں اور ہم یہ accept نہیں کریں گے کہ ہمارے سوالات، جو کہ بڑے benign سوالات ہیں، جن میں economy پر بات کی گئی ہے اور آپ ان کو inadmissible کرکے ان سوالات کو select نہیں کرتے ہیں۔

Sir, this is a very dangerous tradition. This is something very very condemnable. This should not be encouraged and especially, I think this will bring bad name to your very illustrious career because

ہمارا یہ حق بنتا ہے، یہ ہمارا آئینی، قانونی، اس ایوان کے ممبر ہونے کے ناتے سے، چاہے ہم اس طرف بیٹھے ہوں یا اس طرف بیٹھے ہوں، ہمارے سوالات کو reject نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں پتا ہے کہ ہم جو سوالات کر سکتے ہیں، ہمیں جو rules اور business میں parameters دیئے گئے ہیں، ہمارے سوالات اس کے عین مطابق ہیں۔ مثلاً ایک یہ سوال کہ ملک کی deteriorating economic situation پر بحث ہونی چاہیے۔ آپ نے inadmissible کر دیا۔ جناب یہ fact ہے۔ ہم اپنے آپ کو کس سے چھپا رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کر سکتے کہ وہ سوالات جو کہ convenient نہ ہوں، جس سے کہ حکومت کی performance and the lack of it, وہ expose کریں۔ ہم یہاں اپنی عوام اور اپنے صوبوں کے نمائندے ہیں۔

With due respect, we cannot allow this to anybody that it sabotages that particular process.

یہ بہت تشویش ناک بات ہے کہ سوالات یا وہ instruments جو کہ ہم introduce کروانا چاہتے ہیں، وہ allow نہ کیے جائیں اور میں آپ کو عنقریب اس کی list بھیجوں گا۔ یہ کوئی زبانی بات نہیں ہے، میں آپ کو جس دن یہ سوالات جمع کیے گئے، مئی کے مہینے کے شروع سے اب تک ہمارے جو سوالات inadmissible کیے گئے، اس کی list بھجواؤں گا۔

تیسری بات جو کہ کل کے واقعہ سے تعلق رکھتی ہے جس میں پارلیمانی لیڈر برائے پاکستان پیپلز پارٹی نے ایک resolution پیش کی۔ دیکھیں جناب، اگر تو روایات آپ کے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہیں، لیکن وہ ہمارے لیے تو رکھتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک resolution جو کہ آپ pass کرنا چاہیں، آپ unilaterally اس کو لگا دیں۔ او بھائی، کوئی spirit بھی ہوتی ہے، دس یا پندرہ سال آپ نے پارلیمان میں گزارے ہیں، لگتا ہے کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ آپ نے unilaterally ایک ایسی resolution pass کروا دی just because you have numbers. Just because you think that opposition is not worth anything. آپ نے وہ resolution pass کروا دی اور ہمیں دکھائی تک نہیں۔ ورنہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جس میں ہم no کرتے لیکن بڑا شوق ہے کہ جی آپ نے کرنا ہے۔ او بھائی! آپ ہی کریں لیکن

have the courtesy and the spirit to share the resolution with everybody.

آپ نے اس House کو ایک راج واڑا بنا دیا ہے۔ جناب، یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر تو traditions پر کام نہیں ہوگا، اگر وہ قانون جو کہ اس پورے House کو چلاتا ہے، اس پر عمل نہیں ہوگا، اگر یہ opposition کو دیوار سے لگائے رکھیں گے، اس spirit کو بھی ختم کریں گے then sorry sir, اس سے پہلے کہ میں یہ کہوں کہ ہم House کو نہیں چلنے دیں گے، میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ

then you should stop calling yourself a democratic party because if you do not follow the spirit of a political party and the Upper House or the parliament, then sir, we don't deserve to be called political parties and we don't deserve to be called democratic parties.

جناب، یہ طریقہ ہوتا ہے جس طرح میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ یہ نہ سمجھیں کہ آپ ہمیشہ یہاں پر بیٹھے رہیں گے۔ یہ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں لیکن چیزیں record پر آجاتی ہیں۔ جناب! ہم یہ نہیں مانیں گے کہ اس ایوان کو ایک ایسے طریقے سے چلایا جائے، یہ لگے ہی نہیں کہ یہاں پر کوئی priers بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اسی طرح elect ہوئے ہیں، یہ صوبوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہیں گے کہ ہم... just because of آپ disturb نہ کریں، Leader of the Opposition is speaking, please, don't interrupt. ٹھیک ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No cross talk, please.

سینیٹر سید شبلی فراز: ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی اس زعم میں نہ رہے کہ ہم یہ ہیں اور ہم وہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کی ہی بادشاہی ہے اور اسی کا اقتدار ہمیشہ دائم رہے گا۔ ہم آنے، جانے والے لوگ ہیں۔ ہمیں یہ چیزیں ذہن میں رکھنی چاہییں کہ ہم ایک ایسا ماحول پیدا کریں اور آپ کو کل ہماری ضرورت پڑے گی۔

جناب چیئرمین: آج بھی ضرورت ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب! اگر ایسا ماحول ہے تو ہم ابھی سے کہتے ہیں تو پھر ہم سے توقع نہ رکھیں کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے، جمہوریت کے دو پہیے ہوتے ہیں، ایک پہیہ حزب اختلاف ہوتا ہے اور دوسرا پہیہ حکومت ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ کا یہ کام ہے کہ حکومت کی جو performance ہے یا lack of it ہے، اس پر oversight کرے۔ ہم یہاں پر صرف تقریروں کے لیے نہیں آتے، ہم یہاں پر کوئی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں جو بنیادی طور پر عوام کی حالت کو بہتر کر سکے لیکن یہاں ہر ایک سمجھتا ہے کہ اس نے یہ عہدہ own کر لیا ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ایسا ہے، کوئی نہیں ہے، nobody is indispensable, کوئی ہمیشہ کسی ایک position میں نہیں رہا ہے۔

جناب! اس لیے ہماری request ہے کہ ہماری طرف سے اس کو ایک آخری request سمجھیں کہ آپ نے پارٹی یا اس ایوان کو ایک بڑے balanced طریقے سے چلانا ہے۔ جناب! آپ دیکھیں کہ آپ ایوان کے custodian ہیں، آپ کسی ایک پارٹی کے نہیں ہیں جب آپ ادھر بیٹھ جاتے ہیں تو میں نہیں سکھا سکتا کیونکہ آپ کا مجھ سے دس گنا زیادہ تجربہ ہے اور آپ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ جناب! میں remind ضرور کرا سکتا ہوں کہ جو ماحول دیکھا ہے، وہ بالکل conducive نہیں ہے کہ why should we feel that we are the children of lesser God, why should we? At the moment, we are feeling that, this is what is happening, you know it کہ کیا ہوا ہے، Committees میں کیا ہوا ہے اور کتنی چیزیں ہیں جن میں ہوا ہے لیکن جو سب سے بڑی چیز ہے، وہ یہ ہے کہ جس طرح ہمارے سوالات کو inadmissible کیا گیا ہے۔ ہم وہ پھر public کریں گے کہ ہمارے یہ سوالات تھے اور ان کے جوابات admissible نہیں ہوئے اور یہاں پر ایک tyranny of majority rule کر رہی ہے۔ جناب! یہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا کہ یہ record پر ہو کہ ہمارے ساتھ یہ ہو رہا ہے، and much more, we should not be feeling like this and you being the elder of the House, you should ensure that we should not have these observations, that we have. ہو سکتا ہے کہ ہم غلط ہوں۔ جناب! آپ نے ensure کرنا ہے۔ ہم feel کریں کہ ہم بھی اس ایوان

کے Members ہیں اور ہم نے بھی یہاں پر contribute کرنا ہے۔ Thank you very much sir.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ honourable Leader of the Opposition آپ نے جو points raise کئے ہیں۔ I will look into it and I assure you کہ آپ کو یہ feel نہیں ہوگا، thank you اور ہم نے پہلے بھی آپ کے ساتھ کام کیا ہے۔ سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ مجھے افسوس ہے کہ اس وقت Leader of the Opposition اتنا سراپا احتجاج ہیں کہ وہ feel کر رہے ہیں۔ میں سوالات کا تو نہیں کہہ سکتی، میں نہیں سمجھتی کہ کسی کے سوالات inadmissible ہونے چاہییں۔ سنا ہے کہ قومی اسمبلی میں اور بھی ہو رہے ہیں اور سب کے ہوتے ہیں، ہمارے بھی بہت ہوئے ہیں، جناب! یہ چھوٹی سی بات ہے جو rectify ہو سکتی ہے۔۔۔

Mr. Chairman: Give me the list.

سینیٹر شیری رحمان: جو rectify ہو سکتے ہیں تو وہ سوالات دوبارہ آ سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: That is related to me.

سینیٹر شیری رحمان: جی بالکل اور I think, that can be easily remedied لیکن آپ ہر چیز پر اتنی ناراضی ظاہر کریں۔ ہم آپ کو روز ظرف دکھائیں، میں نے آپ کو وہ resolution بھیجی۔۔۔

سینیٹر سید شبلی فراز: کب بھیجی؟

Mr. Chairman: Please no cross talk. Senator Sherry Rehman Sahiba, please address the Chair.

سینیٹر شیری رحمان: کل بھیجی۔ میں چپ ہو گئی تھی اور میں نے آپ کی بات عزت سے سنی تھی، نہیں، آپ نے بھی بہت کچھ کہا۔ تارڑ صاحب کل یہ resolution لے کر آئے پوری front row میں، کیونکہ میں بات کر رہی تھی، آپ نے میری بجٹ speech نہیں ہونے دی۔ آپ لوگ یہاں آ کر pit میں سراپا احتجاج ہو رہے تھے۔ پھر وہ resolution pass کرانے کے لیے میں نے Law Minister and Human Rights Minister

Leader of the کروالیں، sign سے front row کی کہ آپ جا کر request سے Opposition یا پی ٹی آئی کے پارلیمانی لیڈر sign کر سکتے تھے لیکن آپ نے یہاں پر ان لوگوں کی کچھ نہیں سنی، میں نے ان سے دو مرتبہ پوچھا کہ ان کے signatures کیوں نہیں ہیں تو وہ کہنے لگے کہ یہ signature نہیں کرنا چاہتے ، یہ یہاں پر کھڑے ہیں اور کچھ سن نہیں رہے۔ وہاں پر ساری front row نے sign کئے، وہ دو مرتبہ گئے ہیں، میں نے ان سے التجا کی کہ آپ واپس دوبارہ جائیں تو انہوں نے کہا کہ یہ sign نہیں کر رہے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں بھی sign نہیں کئے۔ آپ لوگ کل کھڑے ہوئے تھے کہ پختونوں کا قتل ہو رہا ہے۔ ہم پاکستان میں کسی کے قتل کو کیوں endorse کریں گے، ہم کسی طبقے، group یا کسی بھی۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please no cross talk.

سینیٹر شیری رحمان: انہوں نے جب request کی تو میں نے کوئی بات نہیں کی، I was quiet, لیکن وہ میری نظر میں غلط بیانی کر رہے تھے اور ایسا نہیں ہو سکتا، نہ صرف پیپلز پارٹی لیکن Treasury کبھی ایک resolution move کرے اور حزب اختلاف کو اعتماد میں نہ لے۔ انہوں نے جلدی جلدی sign کئے میں نے ان کو جلدی جلدی draft کرکے دے دی تو وہ کہنے لگے کہ آپ move کر دیں۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ آپ ایک مرتبہ اور try کر لیں لیکن اس وقت آپ لوگ کچھ سننے کے mood میں نہیں تھے۔ ہم نے resolution move کرنی تھی، ہمارے لیے بہت سنگین issue ہے۔ PTI نے قومی اسمبلی میں بھی یہی کیا بلکہ وہاں تو صاف کہا کہ ہم support نہیں کرنا چاہتے تو what we were supposed to think, Mr. Chairman, یہاں pit میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اب آپ کا جو مطالبہ تھا کہ یہ پارلیمان میں آئے تو ہم ضرور support کرتے۔ اس میں کیا ہے، ہم ہمیشہ چاہتے ہیں کہ کوئی بھی بڑی چیز ہو یا ملک میں کوئی بھی action ہو، وہ پارلیمنٹ میں ضرور آئے لیکن آپ نے بردباری کے ساتھ تو نہیں کیا۔

آپ نے یہاں پر کھڑے ہو کر تقریر نہیں کی، pit میں آ کر شروع ہو گئے اور بجٹ speeches نہیں ہونے دیں۔ ہم نے آپ کو تحمل سے سنا لیکن آپ تحمل گوئی دکھانے کے لیے

تیار نہیں تھے۔آپ کے گھر پر کسی attack کی بات ہوئی، ہم سب نے اور میں نے سب سے پہلے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے، بعد میں report کچھ آئی، میں نے کہا، اب رہنے دیں۔ رہنے دیں، انہوں نے بالکل اس کے contrary بولا، میں نے کہا کہ یہ سب کا مسئلہ ہے تو ہمیں نہیں کرنا چاہیے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم روز ظرف دکھائیں اور آپ کھڑے ہو کر کہیں، tyranny of the majority آپ دکھاتے ہیں۔ Leader of the Opposition اتنا سریا اچھا نہیں ہوتا، میں بھی Leader of the Opposition رہ چکی ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہوتی کہ ہم کھڑے ہو کر اس طرح بات کریں بلکہ آپ میرے ساتھ ہوتے تھے، ہم آپ کو روز ساتھ لے کر چلتے تھے۔ میں آج یہاں پر نہیں ہوں، سب کو پتا ہے کہ کون اقتدار میں نہیں ہوتا، آپ ہمیں روز tyranny یاد دلاتے ہیں کہ we are the largest party and we are the largest party. ایک member کی بھی پارٹی ہو تو اس کی عزت ہوتی ہے، اس فاضل رکن کی ایک توقیر ہوتی ہے، وہ اس ایوان کے honourable Member ہوتے ہیں، نہ صرف چیئرمین بلکہ ہم سب ان سے عزت سے پیش آتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہوتی۔ آپ شروع دن سے روز ماتھے پر غصہ لے کر آتے ہیں، I don't know کہ آپ کو یہ کرنا پڑ رہا ہے، آپ کی طبعیت میں کبھی ایسی تلخی نہیں ہوتی تھی لیکن یہاں پر روز یہ ہوتا ہے۔ آپ سننا نہیں چاہ رہے کہ کل کیا ہو رہا تھا، we tried, نہیں، دونوں طرف سے نہیں، ہم نے ہمیشہ، نہیں، I will not address this اور جناب! میں یہ کہنے کے لیے کھڑی ہوئی تھی اور میرا agenda اس وقت یہ نہیں تھا کیونکہ انہوں نے ایک بہت برہمی کا اظہار کیا ہے تو I will have to say کہ ہمارے لیے extremism and mob lynching بہت سنگین المیہ ہے، ہم اس کو business as usual میں نہیں لے سکتے۔

جناب! قومی اسمبلی نے بھی resolution move کی اور ٹھیک ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ resolution وہاں، ہم نے صرف KP کے حوالے سے بات نہیں کی، اس میں میں نے اور تارڑ صاحب نے پنجاب کو بھی include کیا، یہ نہ لگے کہ ہم آپ کو target کر رہے ہیں، اس لیے دیا کہ آپ اس میں شمولیت اختیار کر سکیں۔ مجھے بڑا افسوس ہوا کہ یہ unanimous نہیں تھا، آپ کے بغیر یہ unanimous نہیں ہو سکتا لیکن آپ نے ہر وقت کن پٹی پر گن رکھی ہوتی

ہے اور یہ acceptable نہیں ہے اور وہ acceptable نہیں ہے۔ مطلب ہے کہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا، ہم سب کو یاد ہے، وہ کونسا acceptable تھا، آپ نے کن پٹی پر پستول رکھ کر اس وقت باتیں کیں۔ میں آپ کو دوبارہ یاد نہیں دلانا چاہتی، آپ اپنے گریبان میں جھانکیں لیکن ماحول کو آلودہ کرنا، آپ کی صرف صوابدید نہیں ہے، نہیں ہے، آپ کی صوابدید، میں افسوس سے کہوں گی کہ آپ روز اس mood سے آتے ہیں۔ شاید آپ کو یہ instructions ہیں کہ یہ کرنا ہے۔ That is, how you all remain viable مجھے پتا نہیں ہے لیکن جمہوری پارٹیاں دوسروں کی سنتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ don't interrupt me جبکہ آپ میری نظر میں غلط بیانی کر رہے تھے،. I was quiet لیکن آپ کی جماعت ایسا نہیں کرتی۔

جناب! میری کچھ اور ہی گزارش تھی اور میں ابھی بھی آپ سے کہوں گی۔ آپ نے committees کا کہا۔ میں نے پیپلز پارٹی سے دو کمیٹیاں دیں اور پھر میں نے آپ سے کہا کہ دیکھیں کہ ہم سب accommodations کرتے ہیں، شروع کر لیں تو سب کو بہتر committees ملتی ہیں۔ میں بھی political party سے ہوں جس طرح آپ ہیں، میں روز کھڑے ہو کر تو نہیں کہتی کہ اس وقت میرے سب سے زیادہ ممبرز ہیں، ہیں تو لیکن that doesn't matter اس میں کوئی تکبر کی بات نہیں ہے۔ ایک ممبر بھی یہاں باعث عزت ہے، ان کی بھی توقیر اور ان کا بھی اقبال ہے تو اگر اس ایوان کا اقبال بلند کرنا ہے تو وہ دونوں اطراف سے ہو گا لیکن آپ کی کل جو بھی demand تھی آپ کھڑے ہو کر اس mic میں کہہ سکتے تھے۔ Pit میں آ کر پختونوں کا قتل، استغفراللہ جیسے پاکستان میں ہم کسی کا قتل endorse کریں گے۔ اگر anti-terrorist operations ہیں اور پاکستان میں پہلے ہوئے ہیں، چیئرمین صاحب آپ اس وقت وزیراعظم تھے۔ ہم نے تو joint session بلا کر شروعات کی تھیں۔ میں اس وقت روز چار گھنٹے as your Information Minister حکومت کی طرف سے presentation دیتے ہوئے کھڑی ہوتی تھی اور opposition کو ساتھ لے کر consensus کے ساتھ سب کچھ ہوتا تھا تو آپ بتائیں کہ ہم اس طرح کیوں کرنا چاہیں گے؟ ہمارے بھی وہی مطالبے ہوتے ہیں، ہم نے بھی بجٹ میں بہت ساری باتیں کرنی تھیں، کل آپ نے نہیں کرنے دیں۔ میں نے تو پہلے اپنے سارے اراکین کو time دینا تھا، میں نے آپ کے اراکین کے لیے بھی time لیا جب آپ

موجود نہیں تھے، شاید آپ کو پتا نہیں ہو گا کیونکہ House میں ایک balance رکھنا ہوتا ہے۔ کل آپ نے جو رویہ اختیار کیا that was very unfortunate and it sent a very bad message for Pakistan. We are not interested in showing you down all the time, but you seem to be. You seem to have that attitude and agenda every day. کوئی معقول بات لے کر آئیں ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں، آپ نے کہا کہ میرے گھر پر attack ہوا، وہ باہر garden تھا، کچھ نہیں، میں نے ویڈیو بھی دیکھی میں نے پھر بھی آپ کی طرف سے بات کی، یہاں پورے House نے اس کی طرف داری کی تو میں اس spirit میں آگے چلنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین! میں نے جس issue کے لیے آپ سے وقت لیا تھا وہ یہ تھا کہ ابھی قومی اسمبلی میں بجٹ پاس ہو گیا ہے یا ہو رہا ہے، ابھی بھی میں نے سنا کہ وہاں وزیر خزانہ صاحب ان کچھ گزارشات کی بات کر رہے تھے جن کی ہم نے بات کی تھی۔ یہ joint House نہیں، میں سینیٹ کی بات کرنا چاہتی ہوں جس بابت آج میں نے Leader of the House سے بھی discuss کیا کہ دیکھیں کہ 2016-17 میں سینیٹ کے دونوں sessions میں ایک رپورٹ بنائی گئی۔ وہاں چیئرمین نے ruling بھی دی اور ہم سب نے تقاریر بھی کیں اور ایوان کی ایک tradition اور سوچ بن گئی جو کہ اجتماعی سوچ تھی، میرے خیال میں اس وقت Leader of the Opposition ممبر تھے، ان کی بھی یہی سوچ تھی اور ہم سب کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔

جناب چیئرمین! بات یہ تھی کہ جس طرح سینیٹ بنا ہے، House of the Federation کہلایا جاتا ہے، اس کے جو اختیارات ہیں وہ بجٹ میں آ کر بہت محدود ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم directly elected نہیں ہیں تو اس میں کسی کو تکبر نہیں دکھانا چاہیے کہ آپ لوگ کوئی second class Parliamentarians ہیں، because this House is not a second class Parliamentarian اور میں documents پڑھ رہی تھی جس میں framers of the Constitution 1973 نے اس دن کی debate میں کہا کہ یہ سینیٹ House of the Federation صوبوں کے درمیان اور ایک ایک جماعت میں جو توازن رکھتا ہے۔ یہ دو چیزوں میں توازن رکھتا ہے کہ اکثر

جو جماعتیں elect ہو کر نہیں آ سکتیں، ان کے ممبران بھی یہاں آ جاتے ہیں، in great numbers ان کا ایک ممبر ان کی چار کی strength پر آ جاتا ہے تو political parties کے حوالے سے بھی اور صوبوں کے حقوق کے حوالے سے بھی ایک توازن ہوتا ہے۔ اس وقت یہ کہا گیا کہ اگر یہ ایوان ہوتا، یہ bicameral legislator ہوتا تو شاید East Pakistan میں ہمیں اتنا بحران نہیں دیکھنا پڑتا اور بنگلہ دیش شاید اٹھ کر نہ کھڑا ہوتا۔ خیر اس کے اور بھی بہت سے عوامل ہیں اور وہ ایک بڑی کہانی ہے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جب پاکستان دولخت ہوا تو صوبائی autonomy کے حوالے سے شہید ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں سینیٹ آف پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔

جناب چیئرمین! اب میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ بیٹھتی ہے، budget lay ہونے سے آخر تک ان کے لیے چودہ دنوں کا وقت ہوتا ہے کہ آپ رپورٹ پیش کریں اور اب اٹھارھویں ترمیم کے بعد یہ چیز آئین کا حصہ بن چکی ہے کہ ہم نے recommendations یعنی گزارشات پیش کرنی ہوتی ہیں اور وہ پھر قومی اسمبلی میں جاتی ہیں۔ وہ منظور ہونے یا مسترد ہونے کے لیے جاتی ہیں لیکن ہمارا اس پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ بہت سے bicameral legislatures چاہے آسٹریلیا ہو یا دوسرے ممالک ہوں، امریکہ میں تو دونوں Houses میں بجٹ پاس ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں پھر کہتے ہیں کہ آپ directly elected نہیں ہیں تو پھر آپ system change کر دیں، ہم elect ہو کر آ جائیں گے، Senate of Pakistan can be elected, ہم اپنے صوبوں کی strength پر آتے ہیں، ان کی نمائندگی کرتے ہیں، چاروں صوبوں کے درمیان ایک balance رکھا جاتا ہے۔ یہ ایوان صوبائی خودمختاری کا اور پاکستان کے federation اور وفاق کے ڈھانچے کے استحکام کا ضامن ہے اور اس پر بہت serious discussion ہو چکی ہے، اس پر سینیٹ کی رپورٹ بنی ہے جس پر سارے ایوان نے agree کیا۔ اس پر Chairmen کی rulings بھی آئی ہیں۔ اس میں فاضل سینیٹر مظفر حسین شاہ صاحب، سابق چیئرمین رضا ربانی صاحب اور فرحت اللہ بابر صاحب نے بھی بہت کام کیا ہے۔ ہم سب مل کر رپورٹ بنا چکے ہیں اور سارے ممبران اس پر متفق تھے اور آج بھی ایسا ہوا ہے کہ ہم متفق تھے کہ قومی اسمبلی ہمارے اتنے دن کا کام اکثر و بیشتر ایک منٹ میں مسترد کر دیتی

ہے۔ Actually اسے دیکھنا قومی اسمبلی کا کام نہیں ہے بلکہ یہ حکومت کا کام ہے اور اس وقت سینیٹ کی قائمہ کمیٹی نے آئین کے مطابق کام کیا ہے۔ سینیٹ کی ان recommendations کے بغیر Finance Bill pass نہیں ہوتا، ہمیں وہاں یہ recommendations دینی ہوتی ہیں۔ اس میں فاضل سینیٹرز نے 128 recommendations دی ہیں اور اس میں انہوں نے بہت سی کمیٹیوں کو بھی سنا ہے، کل سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب نے بھی بتایا ہوگا کہ انہوں نے کتنے لوگوں کو اور کتنے groups کو سنا ہے، جس کی شنوائی کہیں اور نہیں ہوتی ہے، یہ سینیٹ کی کمیٹی میں ہوتی ہے۔ Double session کر کے چاہے وہ عید ہو، چاہے چھٹی ہو، دو Saturdays ہوں، سٹاف نہیں آ رہا، کمرے بند ہیں لیکن سینیٹ کی کمیٹیاں کام کر رہی ہوتی ہیں کیونکہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد یہ آئین کا حصہ ہے۔

ابھی جب قومی اسمبلی میں یہ رپورٹ lay ہوئی تو ایک فاضل رکن نے not disrespectfully کہا کہ ہمارے پاس تو اسے دیکھنے کا وقت ہی نہیں ہے، ہمیں اسے دیکھنے کا time چاہیے، شاید ان کا مطلب تھا کہ قومی اسمبلی کی Finance Committee بھی اسے دیکھے اور study کرے۔ بعد میں یہی بات نکلی لیکن اس وقت تک ان کی کمیٹیاں بنی نہیں ہیں and I am very proud to say کہ ہمارا الیکشن اس کے بعد ہوا تھا لیکن اس ایوان نے آخر کار manage کر لیا اور میں Leader of the House کو اس وقت congratulate کرنا چاہتی ہوں اور میں مشکل سے کسی کو compliment کرتی ہوں اور خاص طور پر ڈار صاحب کو کہ انہوں نے قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر سینیٹ کے اختیارات کا دفاع کیا اور اس House کو بتایا کہ کس طرح ہم نے کام کیا ہے اور ہماری کیا کارکردگی ہے اور یہ کہ ہمارے اختیارات کیا ہیں اور ہم نے یہ کام آئین کے مطابق کیا ہے، یہ recommendations کوئی ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لیے نہیں ہیں۔ یہاں 130 سے زیادہ لوگوں کی کمیٹیاں، associations, exporters جتنے بھی لوگ ہیں جنہوں نے sales tax regime, zero rating regime, exemptions کے خاتمے کی regimes کو contest کیا، سب کی جمہوری شنوائی کا وہ forum ہے یعنی کہ Senate of Pakistan. So we are proud of that Mr. Chairman, اس میں اپوزیشن کے بھی ارکان تھے، انہوں نے بھی اپنی کارکردگی

دکھائی، محسن عزیز صاحب آخری دن نہیں آسکے تھے، کچھ ہوتا ہے لوگ مصروف ہوتے ہیں، ہم نے ان کی recommendations آگے کیں کیونکہ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم ایسا نہیں کرتے جیسا کہ Leader of the Opposition کہنا چاہ رہے ہیں یا frame کرنا چاہ رہے ہیں، ہم بالکل ایسا نہیں کرتے، نہ ہماری ایسی training ہے اور نہ ہی ہم کبھی یہ کریں گے، اگر وہ کریں گے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم بھی وہی کریں گے۔

جناب چیئرمین! اس میں issue یہ ہے کہ vertical powers جو ہوتے ہیں یہ صوبوں کے سینیٹ کے ذریعے اب distribute ہوتے ہیں خاص طور پر financial اور میں چاہوں گی کہ آپ اس رپورٹ کو منگوائیں۔ اس پر ہماری ایک Committee of the Whole کی meeting ہو، جس میں ہم experts کو بھی بلا سکیں، سارے اراکین اس پر بات کریں۔ سابق چیئرمین رضا ربانی صاحب نے Committee of the Whole کا ایک tradition شروع کیا تھا جس سے سینیٹ بھی اور ملک بھی بہت مستفید ہوا کیونکہ بہت زیادہ اجتماعی دانش یہاں سے نکلی تھی۔ اجتماعی دانش ہمارا کام ہے this is the Upper House لیکن اس وقت سینیٹر مظفر حسین شاہ نے تحریری طور پر لکھا کہ بجٹ تو پاس نہیں ہوا ہے۔

Technically he said the budget has not passed because it never passes in this House and in many countries where there is a bi-cameral legislature even if they are indirectly elected the upper House has the power to vote on the money Bills.

Money bill کی powers کے بغیر آپ کس طرح صوبائی خودمختاری کے ضامن ہوں گے کیونکہ سارا مسئلہ distribution of resources کا ہے، وسائل کی تقسیم کا ہے اور NFC award پر بہت بات ہوتی ہے یہاں اکثر و بیشتر بات ہوئی کہ NFC award کتنا overdue ہے۔ اس پر ملک میں کافی discussion ہوتی رہتی ہے، controversy بھی رہتی ہے کہ Federation کے پاس اب funds نہیں رہے لیکن بات یہ ہے کہ federation کے پاس FBR ہوتا ہے۔ FBR سارے ملک کا tax gathering ادارہ ہے۔ کل اگر مجھے تقریر کرنے دیتے، لیکن نہیں، مجھے دہشتگردی اور انتہا پسندی پر بات کرنی پڑی۔ کل اگر

budgetکی تقریر کرنے دیتے تو میں کہتی کہ FBRاگر متحرک ہوتا اور وہ جو 25ارب تنخواہیں اپنے لوگوں کو دیتا ہے۔ ایک فوج ہوتی ہے ہر قسم کے لوگوں کی، نائب قاصدوں کی فوج ہے وہاں 1500سو نائب قاصد ہیں اور وہ کیا کر رہے ہوتے ہیں؟ وہ ان ہی لوگوں کو taxکر رہے ہیں وہ ہی5% point of saleپر آ رہا ہے چاہے وہtextile retailerہو یا کوئی بھی ہو 5% documented economyپر ہی ان کا دارومدار چلتا ہے۔ ان کی regressive taxation چلتی ہے جو پھر لوگوں کو ملک سے اورbusiness startکرنے سے اور روزگار کے اختیار سے ہٹاتی ہے، بہت ساری millsہیں انہوں نے Senate Committeeمیں آ کر کہا کہ ہم تو جا رہے ہیں۔ ہم 70,70سال سے بڑی بڑی صنعتیں لگا کر بیٹھے ہیں لیکن ہم اب 60% taxدے رہے ہیں، آپ کے point of saleکے بعد لیکن جو retailerمیں side پر بیٹھا ہے جو کہ 95% retailersہیں وہ taxنہیں دے رہے۔

میرے سامنے ایک sense of responsibilityدکھائی مثلاً ایسا نہیں ہے کہ پاکستان taxنہیں دینا چاہتا we do not want to live on aids, we want to live on our own taxes, on our own feet like the rest of the world.ہم نہیں چاہتے کہ ہاتھ جوڑ کر کشکول لے کر کھڑے رہیں۔ Oppositionجب حکومت میں تھی وہ تو کہتے تھے ہم کشکول توڑ دیں گے۔ توڑنے کی بجائے انہوں نے پاکستان کی تاریخ کے جتنے taxesتھے، جتنے loansتھے، جتنے قرضے ہیں اس کے doubleچڑھا دیے۔ جو آپ کی حکومت، PML (N)کی حکومت پورے 70سال کی ملا کر انہوں نے ان سب کو ملا کر doubleکیے چار سال میں۔ آپ بتائیں کتنا قرضہ چڑھایا گیا۔ پھر care taker governmentآئی، ان کی تو کوئی accountabilityہی نہیں ہوتی۔ وہ PSDP suspendکریں جو چاہے کریں ان کی کوئی accountabilityنہیں ہے۔

پاکستان کا fiscal, financial and economic auditتو Senate of Pakistanمیں ضرور ہو رہا ہے، اس طرح سے ہو رہا ہے جو کہ کسی Houseمیں نہیں ہو رہا، کسی اور جگہ نہیں ہو رہا لیکن آپ کے پاس اختیارات نہیں ہیں۔ آپ کا اختیار نہیں ہے، مثلاً آج ہم نے کہا کہ ہم نے recommendکیا کہ جس ملک میں 26 million بچے سکول میں نہیں

ہیں، سکول سے باہر ہیں 26 million is a National emergency for all of us. یہ سارے صوبوں کا مسئلہ ہے سب کی ذمہ داری ہے لیکن آپ stationery and school products کو tax کر رہے ہیں، میں ابھی House میں آرہی تھی اور دوسرے House میں Finance Minister کہہ رہے تھے کہ یہ tax نہیں ہٹا سکتے۔

چیئرمین بلاول نے what I call a master class in navigating budget ایک بات کی جس میں انہوں نے National Unity کی بات کی، Charter of economy کی بات کی ہم روز اس کی بات کرتے ہیں۔ جس ملک میں security نہیں ہو گی اور میں نے اسی زمرے میں کہا کہ دیکھیں anti-terror operations or violence in the name of the religion یہ ہونا ضروری ہوتا ہے جب ممالک میں اس طرح کا ناسور بار بار سر اٹھاتا ہے۔ ہم پہلے بہت قربانیاں دے چکے ہیں بیشک آپ پارلیمان میں آئیں، بیشک آپ سنوائی کروائیں۔ آپ کی حکومت نے تو یہ سب کیا تھا threadbare اور joint House کرکے کیا تھا تو گزارش یہ ہے کہ کسی طرح اگر ہم یہ جو ہماری سینیٹ کی گزارشات ہیں جو اس House میں دس دن مشقت کرکے کرتے ہیں چاہے چھٹی ہو، دیر ہو یا سویر ہو۔ میں سمجھتی ہوں کہ بہت ہی rational recommendations تھیں اور چیئرمین بلاول نے بھی یہ کہا کہ مثلاً stationery ہو یا دودھ اس پر tax لگا دیا ہے۔ جس ملک میں stunting ہے، ہر پانچ سال کا بچہ 40% پاکستان میں stunting کا شکار ہے۔

This is a national crisis just like the education emergency.

جناب چیئرمین! Businesses اگر بند ہو کر جا رہے ہیں جو 70,70 سال سے یہاں ہیں تو ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ کیوں جا رہے ہیں لیکن Senate کے پاس بہت تجاویز تھیں، جیسے کہ چیئرمین پیپلز پارٹی کے پاس بہت ساری تجاویز تھیں۔

Mr. Chairman: Sherry, time is over, please wind up.

سینیٹر شیری رحمان: I will wind up of course, so I was suggesting اگر آپ اس کو جائز سمجھیں اور اس کو موزوں سمجھیں جیسے پچھلے Houses میں ہوا ہے۔ Approval of the Senate should be discussed and required تا کہ چاروں صوبوں کا تحفظ ہو۔ جو بلوچستان سے مسئلے لے کر آتا ہے کہ ان کے پاس

گیس نہیں ہے، کل سینیٹر گورگیج نے بار بار بات کی پھر KPسے بات ہوتی ہے کہ جو بھی ہے ہم شاید agreeکریں یا نہ کریں کہ FATAکے taxesکی بات ہو، جو بھی ہو، پنجاب بردباری دکھائے۔ سب سے زیادہ direct taxes Sindhسے آتے ہیں,43%اس کے بعد پنجاب سے33%اور اس سے بات نیچے جاتی رہتی ہے لیکن جو صوبے ہیں وہ اس وقت بھی surplusدکھا رہے ہیں جو FBRنہیں دکھا پا رہا۔ صوبے evenبلوچستانtax collectionمیں surplusدکھا رہے ہیں تو ہمیں ان سے سوال کرنے کا حق ہے۔FBR کیوں آپ کی بات سنے گا اگر ان کو پتا ہے کہ آپ ان کو روک نہیں سکتے ان کی کوئی بھیarbitrary suggestionنہیں روک سکتے کیونکہ انہوں نے تو across the board sales tax لگادیا ہے اور Senateکچھ نہیں کر سکی۔انہوں نےelectric vehiclesسےzero ratingہٹادی، Senator Vawdaبہت سراپا احتجاج تھے، میں تھی، محسن صاحب بھی تھے لیکن ہم کچھ نہیں کرسکے۔ ہمارےclimateاہداف کچھ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ debating clubتو نہیں ہے ہمیں financial, fiscal and economic powersجیسے بہت سارے legislatures bi-cameral, double legislaturesہوتے ہیں، کچھ directly elected ہوتے ہیں کچھ indirectly electedہوتے ہیں۔اس پر ہم نےreport بھی بنائی ہے سارے ممبران نے agreeکرکے speechesبھی کیں لیکن کچھ نہیں ہوا۔ میری آپ سے گزارش ہے اگر آپ کا mindہو تو اس کے اوپر آپ ایکsessionکروائیں جوexclusivelyاس پر ہو اور ہم دیکھیں کہ ہم اس کو آگے کیسے لے کر جا سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Imtiaz Safdar Warraich ex-MNA and ex-Minister of State is sitting in the House. Yes, Leader of the Opposition.

<u>Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition</u>

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): سینیٹر شیری رحمان نے میری ذات کے بارے میں بات کی اور میری جو submissionتھی جس طرح سے کل کے resolutionکو handleکیا گیا میں اس پر قائم ہوں۔آپ کےrecordsبتا دیں گے کہ ہم سے ایک سیکنڈ بھی

نے میں بھی سے Parliamentary Leader of PTIشیئر نہیں ہوا۔ confirmکیا ہے ان کے پاس بھی نہیں آئے۔ انہوں نے Resolution passکر دی تارڑ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے شکوہ کیا کہ کم از کم ہمیں دکھا دیتے تو انہوں نے اس وقت جب کہ وہ passہو چکی تھی تب copyدینے کی کوشش کی۔ آپ کی ساری جو video footageہے وہ اس کی گواہی دے گی۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹر شیری رحمان نے جو کہا ہے ان کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک میرے بارے میں انہوں نے باتیں کیں میرے demeanourکے بارے میں انہوں نے باتیں کیں تو میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے سب کچھ کہتے ہیں as long asآپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ شبلی فراز یا Leader of the Oppositionمنافق ہے، میں خوش ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Senator Abro.

<u>Senator Saifullah Abro</u>

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ کل Finance Committee نےbudgetکی reportیہاں layکی ایک تجویز میں نے دی تھی اتفاق سے اس کا تعلق آپ کی ذات سے بھی تھا۔ مجھے افسوس ہوا کہ وہ کیوں includeنہیں ہو سکی ہمارے PPPکے کافی دوست بیٹھے ہیں۔ ماشاء اللہ انہوں نے بجٹ کے اُوپر حکومت سے احتجاج بھی بہت کیا ہے۔ Session بھی کافی چلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کل ان کا patch-upبھی ہو گیا۔

جناب چیئرمین! سندھ میں 2 Hospitals تھیں جو Ministry of Defenceکے underآتی ہیں۔ لاڑکانہ میں LINAR Hospitalہے۔ اس ہسپتال کے لیے ایک MRI machineکے لیے میں نے سلیم مانڈوی والا صاحب سے requestکی تھی اور باقی سب دوستوں کو بھی کہا کہ آپ اس کو بجٹ میں includeکریں۔ نواب شاہ میں نورین ہسپتال ہے۔ اس ہسپتال کے لیے Linac machineکی ضرورت ہے۔ دونوں مشینوں کی قیمت ڈیڑھ بلین روپے سے زیادہ بھی نہیں ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہوا کہ نہ جانے کیوں پیپلز پارٹی کے دوستوں کو وہ کیوں یاد نہیں رہا؟ یہاں تو سب کہتے ہیں کہ نہیں جی بجٹ ماشاء اللہ زبردست ہے۔ چلو بجٹ تو زبردست ہے۔ آپ سب لوگ کم از کم شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے حوالے سے یہاں پر بیٹھے ہیں۔ لاڑکانہ ان کا آبائی گاؤں ہے۔ پھر نواب شاہ بھی ان کا گاؤں ہے۔ وفاقی حکومت وہ مشینیں کیوں

نہیں دے سکتی؟ بجٹ میں وہ معمولی سی رقم کیوں نہیں رکھی گئی؟ جس سے اندرون سندھ اور بلوچستان کے عوام مستفید ہوں۔ چھوٹا سا کام تو کرلیں۔ باقی چیزیں تو جو بھی ہو گئیں۔

جہاں تک بجٹ کی بات ہے۔ میرے خیال میں یہاں ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے کہ کمال ہے، زبردست ہے اور ہر چیز کے بارے میں اس میں موجود ہے۔ میرے خیال میں جو سابق گورنر سندھ محمد زبیر صاحب تھے ان کی جو statementدو دن پہلے آئی ہے۔ میں تو اس کی statement کو سن کر، جناب چیئرمین! آپ یقین کریں گے میں دو دن سو نہیں سکا۔ اس نے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت کی زوال کا سبب اسحاق ڈار ہیں۔ یہ میں نہیں کہتا۔ یہ ان کاinterview ہے۔ وہ ہماری پارٹی کا گورنر نہیں تھا۔ وہ پی ٹی آئی کا گورنر نہیں تھا۔ وہ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت 2013 تا 2018 کے درمیانی عرصہ میں گورنر تھا۔ وہ کہتا ہے کہ پاکستان کی معیشت کا ذمہ دار اسحاق ڈار ہے۔ اسحاق ڈار چار مرتبہ فنانس منسٹر رہ چکا ہے۔ اس وقت بھی وہ فنانس منسٹر اور نگزیب صاحب کو چلنے نہیں دے گا۔ اس وقت بھی پوری ٹیم اس کی ہے۔ محمد زبیر صاحب نے تو بہت ساری اور باتیں بھی کی ہیں جو کسی بھی آدمی کے انقلابی خیالات ہیں اس کو دکھانے کے لیے کافی ہیں۔ جو اس نے کہا ہے کہ باجوہ صاحب کی کس سے ملاقاتیں ہوئی ہیں اور کیسے ہوئی ہیں۔ یہاں تو ہمیشہ ہمیں طعنے دیے جاتے ہیں۔ جو اپریل 2022 میں ہوا وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن محمد زبیر صاحب نے کافی کچھ بتا دیا ہے کہ جو چیزیں وہاں پر ہوئی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اسحاق ڈار میں کوئی بھی spirit نہیں ہے۔ وہ تین مہینے تک کی پالیسی بنا سکتا ہے۔ Long term کی پالیسی بنا نہیں سکتا۔ یہاں پر بڑی تالیاں بجاتے ہیں کہ اسحاق ڈار نے کل جا کر سینیٹ میں بڑی باتیں کی ہیں کہ میرا سینیٹ میں بڑا کردار ہے۔ جبکہ اس کے کردار کے لیے ان کے سابق گورنر کیا کہتا ہے؟

جناب چیئرمین! ایک تازہ واقعہ 10 جون کو ساہیوال میں ہوا ہے۔ یہاں تو جو بھی آدمی اٹھتا ہے اس کی لعنت، ملامت اور اس قسم کے جملے پی ٹی آئی سے شروع ہوتے ہیں اور پی ٹی آئی پر ختم ہوتے ہیں۔ باقی کے بارے میں تو ہمیشہ یہ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے تو پورے پاکستان کو جنت بنا دیا ہے۔ چلیں پنجاب تو جنت بن گیا ہوگا۔ 10 جون کو ساہیوال کے ہسپتال میں 75 بچے داخل تھے۔ اس وارڈ میں آگ لگ گئی۔ 12 بچے وہاں پر شہید ہو گئے۔ کون اس واقعے کا ذمہ دار ہے؟ مجھے تو تعجب یہ ہوا کہ پوری میڈیا خاموش تھی۔ جیسے میڈیا نے یہ سمجھا ہوا تھا کہ یہ کوئی پرندے تھے یہ انسان نہیں

تھے۔ اس واقعہ کی انکوائری ہونی چاہیے۔ ابھی ہماری کمیٹیاں بھی بن گئی ہیں۔ اس کو کم از کم ان کمیٹیوں میں بھجوادیں۔ آپ ماشاء اللہ شہید بھٹو کے follower ہیں۔ مجھے امید ہے کہ کم از کم یہ دو مشینیں دو ہسپتالوں کو دلوائیں۔ یہ ثواب کا کام ہوگا۔ آپ کی، ہم سب کی اور پورے ہاؤس کی ذمہ داری ہے لیکن چونکہ آپ حکومت کا حصہ ہیں تو اس کو خدا کے واسطے بجٹ میں include کرائیں۔ میں ابھی گاؤں جاؤں گا۔ میرا گاؤں گڑھی خدا بخش بھٹو سے اڑھائی کلومیٹر دور ہے۔ پھر میں شہید بھٹو کے مزار پر جاؤں گا اور اس کو یہ شکایت لازمی کروں گا کہ آپ کے لوگوں نے کچھ نہیں کیا۔ آپ کے لوگ آپ کے علاقے کے دو ہسپتالوں کو دو مشینیں نہیں دے سکتے۔ وہ آپ کا نام استعمال کرکے حکومتیں تو لیتے ہیں لیکن آپ کے عوام کے لیے کچھ نہیں کرتے۔ میں ان کے مزار پر جاؤں گا۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کافی باتیں کی گئی ہیں۔ دو تین Ministers کی باتیں آئی ہیں وہ بڑی alarming ہیں۔ KP میں جو operation ہوا تھا کل ہم نے یہاں پر discuss کیا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی connectivity بنائی جارہی ہے۔ ایک Minister جو کہ ماشاء اللہ بڑے ذہین آدمی ہیں، پروفیسر بھی ہیں اور وہ احسن اقبال صاحب ہیں۔ اس نے کہا کہ پاکستان کے عوام نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ عمران خان کو پانچ سال کے لیے قید میں ہونا چاہیے تب پاکستان کی معیشت مضبوط ہوگی۔ میں مذمت کرتا ہوں اس آدمی کی کہ عمران خان صاحب تو دو سو سے زیادہ جعلی کیسوں میں under trial ہے۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No cross talk. Please address the Chair.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! آپ ان کو سمجھائیں۔ ان کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ خان صاحب ابھی تو جیل میں ہیں۔ کسی کو کیا تکلیف ہے؟

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please address the Chair.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: آپ کیوں بول رہے ہیں؟ آپ سے تو میں نے بات ہی نہیں کی، آپ کیوں بیچ میں چھیڑ رہے ہیں؟ آپ کیوں اچھل رہے ہیں؟ میں نے تو آپ کا نام ہی نہیں لیا؟ یہ اپنے ہاتھ اپنے گلے میں ڈالو۔ مجھ پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اتنے چیمپئن یہاں نہ بنو۔ جب تمہاری باری آئے گی اس

پر بات کرو۔ جناب چیئرمین !آپ ان کو سمجھائیں۔ یہ اگر کسی کی تقریر کے دوران بولیں گے۔ میں تو کسی کی تقریر کے دوران نہیں بولتا۔ اگر کوئی میری تقریر کے دوران بولے گا تو میں اس کو اچھی طرح سمجھا دوں گا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین !آپ ہاؤس کو in order کروائیں۔ ابھی شیری صاحبہ نے بات کی ہے۔ ہم نے تو بیٹھ کر اس کی بات سنی ہے۔ یہ آپ کا استحقاق ہے۔ جناب چیئرمین ! یہ آپ کا استحقاق ہے کہ آپ اپنے لوگوں کو تو بٹھائیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین !آپ ہاؤس کو تو in order کروائیں۔ مائیک میرے پاس ہے اور میں بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین :آپ بات کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: مائیک میرے پاس ہے۔ جناب چیئرمین ! بات یہ ہے کہ مائیک آپ نے مجھے دیا ہے۔ سندھی میں ایک کہاوت ہے۔ (سندھی) چیز کسی اور کی اور بندہ اس بیچ میں ٹپک پڑے۔ میں بات کر رہا ہوں۔ فلور مجھے آپ نے دیا ہے۔ جب کسی کو اپنا time ملے پھر بولے۔ بیچ میں بولنے والے کو تو احمق کہا جا سکتا ہے کچھ اور تو نہیں کہا جا سکتا۔ میں اپنی بات پر آتا ہوں۔ احسن اقبال صاحب نے پانچ سال والی بات کس level پر کی ہے؟ پاکستانی عوام نے کیا ابھی سمجھایا ہے؟ جب چار مہینے پہلے الیکشن ہوا تھا تو پاکستانی عوام نے آپ کو نہیں سمجھایا تھا کہ آپ کہاں پر کھڑے ہیں؟ اس وقت آپ اسلام آباد کے تین انتخابی حلقوں کے فارم 45 کے نتائج نہیں دے پاتے۔آپ ہمیں سمجھاتے ہیں کہ پاکستان کے عوام نے فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان کے عوام نے فیصلہ کیا اور کل محمد زبیر نے اس کو endorse کیا کہ معاشی تباہی کا جو ذمہ دار ہے وہ اسحاق ڈار ہے۔ اسحاق ڈار کیا ہے؟ وہ حکومت کا محور ہے۔ وہ نواز شریف کا رشتہ دار ہے۔ پوری حکومت وہی چلاتا ہے۔ ڈپٹی وزیراعظم وہی ہے۔ وزیر خارجہ بھی وہی ہے۔ یہاں سینیٹ میں Leader of the House وہ ہے۔ آپ جب یہاں پر موجود نہیں ہوتے تو یہاں پر وہ Presiding Officers کے panel کا Head ہوتا ہے۔ باقی کیا چاہیے؟ کل یہ statement آئی ہے۔ وہ آدمی جو 74 سالہ ایک سیالکوٹی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ

خان صاحب پر شاید مزید seriousنوعیت کے مقدمات بنیں گے۔ میرے خیال میں ثناء اللہ مستی خیل صاحب نے اس کو بڑا زبردست جواب بھی دیا ہے پھر بھی اس کے سمجھنے سے وہ چیزیں بالاتر ہیں۔ اگر خان صاحب کو آپ ذاتی طور پر ٹارگٹ کریں گے اور ان پر جھوٹے casesبنائیں گے تو یہ آپ کا وہم ہے۔ یہ آپ کے گمان ہے کہ آپ خان صاحب کو جیل میں بند کریں گے۔ وہ تو ویسے بھی جیل میں ہے۔ مزید کونسے مقدمات بنیں گے؟ ہاں، مقدمات بنانے ہیں تو ابھی جو امریکہ میں World Cup ہوا ہے اس کا مقدمہ بنالیں کہ پاکستانی کرکٹ ٹیم نے وہاں پر شکست کیوں کھائی؟ خان صاحب نے کہا تھا کہ اس ٹیم کو پہاڑوں پر exerciseکروانے کے لیے بھیج دیں۔ Cricketers کو آپ سو سو کلو کے پتھر اٹھوائیں۔ ان کے muscles پھول گئے۔ اسی وجہ سے تو وہاں پر کھیل نہیں سکے۔ بھئی! یہ کیس خان صاحب پر بنائیں۔ جس کو گھر میں ناشتہ نہیں ملتا تو اس کا غصہ خان صاحب پر ہے۔ کم از کم یہ نہیں ہونا چاہیے۔ آپ لوگوں نے تو 200, 300 and 500 یونٹس بجلی مفت میں دینی تھی۔ اس کے بارے میں ہمیں بتادیں کہ وہ 500یونٹس کی بجلی کہاں گئی؟ 500 یونٹس بجلی کون دے گا؟ بجائے اس کے بجلی کی قیمتیں ان چار مہینوں میں 35% بڑھی ہیں۔ آپ نے تو بجلی مفت میں دینی تھی۔

Mr. Chairman: Senator Sherry Rehman, I have to take the sense of the House. O.K.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: دیکھیں جی، بات یہ ہے کہ جو کام پبلک کے لیے کرنا ہے۔ چھوڑیں آپ کو حکومت ملی ہے۔ کیسے بھی ملی ہے۔ ڈاکا ڈالا ہے۔ حق تھا یا نہیں تھا۔ آپ نے لوگوں سے جو وعدے کیے ہیں ان کو پورا کر دیں۔ وہ کام آپ سے ہوتا نہیں۔ شروع کرتے ہیں خان صاحب، خان صاحب اور خان صاحب۔ چلیں بھئی خان صاحب جب باہر آجائیں، اگر آپ کے بس میں ہو تو خان صاحب کو آپ بم سے اڑا دیجیے گا۔ ایسے تو خان صاحب سے آپ کی جان نہیں چھوٹے گی۔ جیل کے اندر رہ کر بھی آپ کے اعصاب پر ایک شخص سوار ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس کا یہی بڑا کمال ہے کہ ماضی کی دشمن parties جو 70 کی دہائی سے، پچاس سال ہوگئے، حکومت کر رہی ہیں۔ یہ خان صاحب کا ہی کمال ہے کہ ان دونوں کو آپس میں ملایا۔ خان صاحب نے کبھی کسی کے لیے یہ نہیں کہا کہ میں ان کو سڑکوں پر گھسیٹوں گا۔ وہ شہباز شریف نے کہا تھا۔ اس نے جعلی بھٹو بننے کی کوشش کی۔ شہباز شریف جو ایسے ہاتھ سے مائیک توڑتا ہے، اس نے کہا تھا۔ بات یہ ہے کہ آپ ان

سے لڑیں، خدا کے واسطے خان صاحب کو چھوڑیں۔ جو آپ کا اپنا منشور ہے، جو آپ اپنا کام کرنا چاہتے ہیں، اس پر دھیان دیں۔ پہلے جو ایک وعدہ ہے بجلی کا، پاکستان کے عوام کو 500 یونٹ بجلی مفت میں دیں۔ پہلے یہ کام لازمی ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: چیئرمین صاحب! آپ ان کو بٹھائیں۔ یہ کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں؟

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ پرویز رشید صاحب! میں نے ابھی آپ کو کہا، میں sense of the House لینا چاہ رہا ہوں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: چیئرمین صاحب! مائیک میرے پاس ہے، دوسرا بندہ کیسے بات کر سکتا ہے۔ آپ ان کو بٹھائیں۔ یہ حوصلہ کیوں نہیں کرتے؟ مائیک میرے پاس ہے۔ آپ ان کو بٹھائیں۔ یہ رات کو اڑھائی بجے تنظیم سازی کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ ان کو بٹھائیں تاکہ میں اپنی speech complete کروں۔

Mr. Chairman: Please try to wind up. It is not a budget speech.

وہ تو آپ کر چکے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: دیکھیں جی، بجٹ تقریر کی بات ہی نہیں ہے۔ شیری صاحبہ نے ابھی بات کی، ہم نے بھی کی، ہر کسی نے کی۔ کسی کو ہم نے کچھ نہیں کہا۔ جناب چیئرمین! آپ نے مہربانی کی اور مجھے فلور دیا۔ اب اس میں بار بار اٹھ کر بات کرنا، ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ جناب! ابھی آپ time دیکھ رہے ہیں، اس میں without mic پانچ منٹ تو یہ بولے ہیں۔

Mr. Chairman: Please wind up.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے عوام سے جو بھی وعدے کیے ہیں، آپ ان کے لیے کام کریں بجائے اس کے کہ خان صاحب پر غصہ کریں۔ آپ غصہ کم کریں۔ خان صاحب پر غصہ کرنے سے آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا لیکن جو آپ کے مقاصد ہیں، جو آپ statement دیتے ہیں کہ ریاست آپ کو نہیں چھوڑے گی۔ احسن اقبال کب سے ریاست بن گیا۔ خواجہ آصف کب سے ریاست بن گیا۔ آپ لوگ کرپشن کریں اور پھر ریاست کے نام پر بیٹھ

کر اس کو چھپائیں گے اور PTI آپ کو کچھ نہیں کہے گی۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ PTI تو اپنے عوام کے حق کی بات کرے گی۔

جناب چیئرمین: ابڑو صاحب! جو ہاؤس میں نہیں ہیں۔۔۔۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! یہ alarming ہے۔ ایک ماحول بنایا جارہا ہے کہ خان صاحب کو دوبارہ جعلی cases میں پھنسایا جائے۔ یہ بات ہے۔ میں آپ کا دھیان اسی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ابھی تو 9 مئی نہیں ہے، 9 مئی ختم ہو گیا، وہ cases عدالتوں میں ہیں۔ ان کے منسٹرز کو ایسے بیانات نہیں دینے چاہییں۔ میں ان کے منسٹرز کے بیانات کی مذمت کرتا ہوں۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ پرویز رشید صاحب۔ اس کے بعد جناب وزیر قانون، لیڈر آف دی اپوزیشن اور سینیٹر شیری سے میں صرف رائے لینا چاہ رہا ہوں۔ Agenda is over. اب ہم صرف point scoring کرتے ہوئے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ There is no need to continue.

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! کل جو یہاں پر ہو رہا تھا، اس وقت میں چھ مرتبہ اٹھا ہوں، یہاں پر دھکے دیے جا رہے تھے، literally I was scolded. منظور کاکڑ صاحب یہاں بیٹھے ہیں، میں نے آپ سے کوئی چھپ کر تو sign نہیں کروائے۔ جان محمد صاحب سے کروائے ہیں، میں نے آپ دوستوں کو تین مرتبہ کہا ہے کہ ایک بے ضرر سی resolution ہے۔ اس وقت کوئی mood میں ہی نہیں ہوتا۔ ہم اس وقت آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہمیں سن تو لیں۔ جناب! یہ سب یہاں dice کے سامنے کھڑے ہو کر آپریشن کے متعلق احتجاج کرتے رہے حالانکہ آپریشن کے بارے میں ایک دن پہلے بھی وضاحت آچکی ہے۔ میں نے قومی اسمبلی میں کہا تھا کہ اس کے contours کیا ہوں گے، وہ کابینہ اور پارلیمنٹ کی National Security Committee میں in camera discuss ہوں گے، اس کے بعد وہ شروع ہوگا۔ I am sorry کہ ہمیں point scoring میں زیادہ interest ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: ایک order of the day ہے Presidential address کے حوالے سے، اگر اس پر کوئی بات کرنا چاہے تو ٹھیک ورنہ میں prorogue کر رہا ہوں۔ جی پرویز رشید صاحب۔

Senator Pervaiz Rashid

سینیٹر پرویز رشید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ سے صرف یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ اس ہاؤس کے تقدس کو برقرار رکھنا، ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ تقریباً تیرہ منٹ اور اکیس سیکنڈ تک اس ہاؤس میں ایک معزز رکن نے کھڑے ہو کر جو گفتگو کی ہے، ایک تو اس گفتگو کو ہم بار بار سن چکے ہیں۔ تین لوگوں کے بارے میں بار بار نام لے کر ان کو مطعون کیا گیا اور شہادت دی گئی ایک ایسے صاحب کی جو چھ سال تک ان کے بارے میں بھی گفتگو کرتے رہے۔ اب اگر اس ہاؤس کا وقت اسی طرح سے استعمال کرنا ہے تو میں زبیر صاحب کی چھ سال کے دوران وہ تمام گفتگو یہاں کھڑے ہو کر دہرا سکتا ہوں جو وہ PTI کے بارے میں اور PTI کے چیئرمین کے بارے میں کرتے رہے۔ پھر میں ان سے سوال کر سکتا ہوں کہ یہ گفتگو انہوں نے آپ کے بارے میں کی تھی۔ جب آپ ان کی شہادت ڈار صاحب کے لیے لے کر آئیں گے تو پھر آپ کو اس معتبر گواہ کی، اس گفتگو کے بارے میں بھی اپنی رائے دینا ہوگی جو وہ آپ کے بارے میں فرماتے رہے ہیں۔ آپ سے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سینیٹ میں ایسا وقت دیکھا کہ ان galleries میں قومی اسمبلی کے اراکین تشریف لاتے تھے اور سینیٹ کے مقررین کی تقاریر کو سنتے تھے۔ آج ایسا وقت آگیا ہے کہ ایسے اصحاب تیرہ منٹ اکیس سیکنڈ تک بولتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاؤں اور گیلری میں جا کر چائے پینا شروع کر دوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ کم از کم اس طرح کی گفتگو سے گریز کروانے میں اپنا کردار ضرور ادا کیا کریں۔

جناب چیئرمین: جو point آپ نے raise کیا ہے، چونکہ میں نے دو تین sittings preside نہیں کیں، مجھے معلوم نہیں تھا کہ کون سے سینیٹرز بول چکے ہیں اور کون نہیں بول سکے۔ میں نے سوچا کہ انہوں نے بات نہیں کی، .therefore, I gave the floor to him اب یہ ہے کہ ایجنڈا کے مطابق اگر آپ نے orders of the day پر چلنا ہے تو پھر Presidential Address ہے۔ اگر اس پر آپ نے نہیں جانا تو پھر میں sense of the House لوں گا اور .then I will prorogue the House جی سینیٹر منظور صاحب۔

Point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding demands of the Higher Education Commission and lecturers and professors of different public sector universities

سینیٹر منظور احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے حوالے سے، یونیورسٹیوں کے حوالے سے آج بھی بہت سے lecturers and professors اور ان کی پورے پاکستان میں جو ایک body ہے، تشریف لائے تھے۔ ان کی کچھ demands تھیں۔ اس وقت پورے پاکستان میں 200 کے قریب یونیورسٹیاں ہیں۔ ان یونیورسٹیوں کے لیے بجٹ میں 65 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس میں ہائر ایجوکیشن کی demand, 130 billion ہے، حکومت HEC کو distribute کرتی ہے اور وہ پھر آگے یونیورسٹیوں کو۔ ان کی جو کمیٹی ہے، اس کی demand, 500 billion ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 19,000 کے بجٹ میں ہمیں 500 بلین دیا جائے۔ معاشرے کے ایک معزز طبقے، ایک سفید پوش، white collar طبقے کو اگر اسی طرح ہم ignore کرتے رہے تو انہی چند وجوہات کے باعث پہلے ہی بہت سے پروفیسرز اور لیکچررز پاکستان چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اب اگر ہم دوبارہ اس طرح کریں گے تو ہمارے پاس جو بچے کھچے ایم۔ فل، پی۔ ایچ۔ ڈی پروفیسرز ہیں، وہ پورے پاکستان میں سراپا احتجاج بیٹھے ہیں۔ اس حوالے سے میں یہ request کروں گا کہ اس بجٹ میں جو ان کی demand ہے، اس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کیونکہ یہ ہمارا اور ہمارے بچوں کا future ہے۔ اب اگر ہم پہلے ہی کچھ پروفیسرز اور لیکچررز کھو چکے ہیں، وہ لوگ باہر چلے گئے ہیں تو خدانخواستہ، اگر کچھ اور بھی چلے گئے تو ہمیں future میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو بچے ہیں، ان کے scholarships کے حوالے سے بھی ہمیں سوچنا چاہیے۔ ایسے ماں باپ ہیں جو اپنے بچوں کو نہیں پڑھا سکتے۔ وہ competent بھی ہیں۔ اگر وہ بچے یونیورسٹی کی طرف جائیں گے اور ان کے پاس اگر فیس نہیں ہوگی تو وہ تعلیم چھوڑ دیں گے۔ اس سے خاندان کا نقصان تو ہوگا ہی اور پاکستان کا بھی نقصان ہوگا۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر منظور احمد: اس حوالے سے میری یہی درخواست ہو گی کہ ہمارے پروفیسر صاحبان کی demand کو مدنظر رکھا جائے اور ساتھ ساتھ ہمارے بچوں کے scholarships کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

یہاں پر NFC کی بھی کچھ بات ہوئی۔ این ایف سی ایوارڈ پر تین چار سالوں سے بالکل کوئی کام نہیں ہوا۔ NFC Award کا مطلب یہی ہے کہ distribution of funds, جو برابری کی بنیاد پر تقسیم ہوتے ہیں۔ چلیں ٹھیک ہے جو صوبہ جتنا بھی ٹیکس دیتا ہے، اس کے مطابق پھر FBR یا حکومت تقسیم کرتی ہے۔ اس حوالے سے ہم کہتے ہیں کہ یہ چیزیں province ہی میں رہنے دیں۔ اگر صوبہ اپنا tax collect کرتا ہے تو وہاں وہ اپنا tax collect کرکے جو اضافہ ہوتا ہے وہ بالکل مرکز کو دے دے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہو گی لیکن کم از کم صوبے تو اس کے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! اٹھارھویں ترمیم کے حوالے سے ہم کہتے ہیں کہ اچھا کام ہوا ہے، اس میں کوئی دو رائے ہے نہیں لیکن اس 18th Amendment میں بھی ہمارا کیا کردار رہا ہے۔ ابھی بھی جتنے departments ہیں، وہ province میں نہیں ہیں، مرکز کا ان کے ساتھ تعلق ہے، مرکز ہی ان کے لیے funds رکھ رہا ہے۔ یہ چند چیزیں ایسی ہیں جن پر ہم کو سوچنا ہو گا، ان پر ہمیں کام کرنا ہو گا کیونکہ ہمیں عوام کو deliver کرنا ہو گا۔ ہم نے عوام کے لیے کام کرنا ہو گا اور ان کو ان مشکلات سے نکالنا ہو گا۔ عوام کو مشکلات سے نکالنے کے لیے ہم پاکستان کو مشکلات سے نکالنے کے لیے بھی بات کرتے ہیں۔ یہاں عزمِ استحکام آپریشن کے بارے میں بات ہوئی۔ دیکھیں جناب چیئرمین! یہ ہمارے لیے انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکستان جو اس وقت دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے، اس پر ہم کو سوچنا ہو گا۔ اگر یہ آگ آج بلوچستان میں ہے تو یہ آگ کل پنجاب میں ضرور پہنچے گی۔ اگر یہ آگ پنجاب میں ہے تو کل یہ آگ سندھ میں ضرور پہنچے گی۔ اگر یہ آگ سندھ میں ہے تو یہ آگ خیبر پختونخوا میں ضرور پہنچے گی۔ اس آپریشن کا مطلب یہ نہیں ہے جو پہلے والے آپریشن تھے۔ یہ operation military based, intelligence based ہو گا۔ جو دہشت گرد ہے جس کے پیچھے کام ہو رہا ہے، یہ اسی کے ہی مطابق ہو گا۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ جو پہلے جتنے operations ہوئے تھے، ان سے جو لوگ متاثر ہوئے تھے، یہ اس طرح کا operation نہیں

ہو گا۔ اس کا ہمیں ساتھ دینا چاہیے کیونکہ اس وقت ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اس دہشت گردی کو جڑ سے اُکھاڑیں۔ اگر ہم اس دہشت گردی کو جڑ سے اُکھاڑ دیتے ہیں جناب چیئرمین! تو پاکستان ترقی کرے گا۔ ہمارے پاس تعلیم ہو، صحت ہو اور تمام facilities ہوں، اگر امن نہیں ہو گا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Thank you. The Notices of Questions, Resolution and Motions under Rule 218, received for the 339th Session, will not lapse on prorogation of the session and will be carried forward for the next session.

I will now read out the prorogation order received from the President.

> “In exercise of the powers conferred by Clause 1 of the Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, hereby prorogue the Senate session summoned on 7th June, 2024, on the conclusion of its business on 25th June, 2024.
>
> Sd/-
> (Asif Ali Zardari)
> President of Pakistan”

[The House was then adjourned sine die]